بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کلمۃ الحرمین

حافظ عبدالحمید عامر

"وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوۡا!"---

---موثر ترین علاج' آسان ترین پرہیز!

اس وقت امریکہ دنیا کی واحد سپرپاور ہے' اسے اس کا احساس بھی ہے اور بجا طور پر وہ یہ سمجھتا ہے کہ آج اس کے مدِّمقابل کوئی دوسری طاقت نہیں ---- یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے پر پرزے نکالنے شروع کردیئے ہیں اور "نیو ورلڈ آرڈر" کے نام پر وہ پوری دنیا' بالخصوص عالمِ اسلام پر اپنا حکم چلانا چاہتا ہے --- سوال یہ ہے کہ اسے اس مقام تک کس نے پہنچایا؟ --- ماضی قریب کے حالات پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالنے سے اس سوال کا جواب بآسانی مل جاتا ہے!

کون نہیں جانتا کہ تھوڑا ہی عرصہ قبل دو سپرپاورز (روس اور امریکہ) اس دنیا میں موجود تھیں' اگرچہ بعض سیاسی معاملات میں روس کو برتری حاصل تھی اور ویت نام کی جنگ میں اس نے یہ ثابت بھی کردیا --- لیکن گرم پانیوں تک پہنچنے کے عزائم کی تکمیل کے شوق میں افغانستان میں داخل ہوکر اس نے اپنی وہ سب سے بڑی اور تاریخی حماقت کی جس کی بناء پر اس کے حریف امریکہ کو یہ موقع مل گیا کہ وہ اسے افغانستان کے پرپیچ پہاڑوں' دروں اور وادیوں میں پھنسا کر اس کے خلاف موثر ترین کارروائی کرسکے --- یہاں امریکہ نے اپنے ترکش کے تیر بڑے ماہرانہ انداز سے استعمال کئے --- اس نے پاکستان کے فوجی

صدر جنرل محمد ضیاء الحق کی شرائط کو قبول کرتے ہوئے پاکستان کے ذریعے افغانیوں کی خوب مدد کی اور انہیں ایسے جدید ترین اسلحہ سے لیس کیا جو اس وقت دنیا کی کسی دوسری فوج کے پاس موجود نہیں --- یوں میدان میں اترے بغیر جہاں اس نے اپنے جنگی سامان کو آزمانے کے لئے افغانستان کی سرزمین کو بطورِ تجربہ گاہ استعمال کیا اور اپنے مدِ مقابل کو زیر کر لیا' وہاں پاکستان اور افغانستان کو بھی بہ ظاہر اپنا ممنونِ احسان بنا لیا!

اب اس کے پیشِ نظر افغانستان میں ایک ایسی حکومت کا قیام تھا جو اس کے تابع فرمان رہ سکے --- لیکن یہ بات افغان اسلامی جماعتوں کے علاوہ جنرل ضیاء الحق کو بھی منظور نہ تھی' کیونکہ دونوں ہی یہ چاہتے تھے کہ افغانستان میں قائم ہونے والی حکومت نہ صرف مضبوط و مستحکم اور بیرونی اثرات سے پاک ہو' بلکہ مستقبل میں وہ پاک افغان باہمی تعاون کے لئے بھی مفید ثابت ہو سکے --- لہٰذا دونوں ہی اس کے آڑے آئے' جس کی سزا افغانیوں کو تو طویل خانہ جنگی کی صورت میں ملی' جب کہ جنرل صاحب کو ان کے بہت سے دیگر جرنیل ساتھیوں سمیت ایک ہی وار میں فضا کے اندر بکھیر کر رکھ دیا گیا!

اب امریکہ کے سامنے کوئی رکاوٹ نہ تھی' وہ پاکستان میں اپنی پروردہ ایک ایسی پارٹی کو اقتدار میں لایا جس نے اپنی وفاداری کی امریکہ بہادر کو بار بار یقین دہانی کرائی تھی --- اس سے ایک تو پاکستان میں اس کا اثر و رسوخ قائم ہو سکتا تھا اور دوسرے اس سے جہادِ افغانستان کے ثمرات کو بھی تہ و بالا کیا جا سکتا تھا --- چنانچہ ایسے ہی ہوا' ماضی قریب میں پیپلز پارٹی کا پاکستان میں برسرِ اقتدار آنا اس کے انہی عزائم کی تکمیل کے لئے تھا --- بعد میں ایک مرتبہ عوامی قوت کے بل بوتے پر میاں نواز شریف بھی برسرِ اقتدار آئے' مگر کچھ ہی عرصہ بعد انہیں گویا کان سے پکڑ کر اقتدار سے الگ کر دیا گیا --- اس کے بعد ظاہر ہے کہ اس نے اپنی تابع فرمان حکومت ہی کو اقتدار پر لانا تھا --- چنانچہ اب پاکستان میں بہ ظاہر بے نظیر حکمران ہے' مگر درحقیقت امریکی سرپرستی میں آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک اقتدار پر قابض ہے' جس کا مطمحِ نظر یہ ہے کہ پاکستانیوں کے دلوں سے پاکستان اور اسلام کی محبت کے علاوہ اسلامی دینی اقدار و روایات کو بھی کھرچ کھرچ کر نکال دیا جائے --- آج فحاشی' عریانی' بے حیائی' بے غیرتی اور دیوثی کو ان میں اسی غرض سے رواج دیا جا رہا ہے اور ٹی وی' وی سی آر' ڈش انٹینا اسی پروگرام کے مختلف مراحل ہیں --- جب کہ سیاسی سطح پر جہاں ملک میں خانہ جنگی کی سی

کیفیت پیدا کردی گئی ہے' وہاں کشمیر میں افغانستان ہی کی طرز کا ایک اور ڈرامہ سٹیج کیا جارہا ہے!

ان حالات سے صاف ظاہر ہے کہ امریکہ کو عالمی چیمپئن بنانے کے ذمہ دار خود مسلمان ہیں' اور عالمِ اسلام کا تقریبا ہر ملک ایسی ہی صورتِ حال سے دوچار ہے کہ وہ آزاد ہونے کے باوجود اپنے بدترین دشمن کا کسی نہ کسی طرح زیر دست و محکوم ہے --- سوال یہ ہے کہ ہماری آنکھیں کب کھلیں گی اور کب تک ہم اغیار کے ہاتھوں کا کھلونا بنے رہیں گے؟ --- عالمی حالات کے تجزیے' ماہرین کی رپورٹیں' سیاستدانوں کی سیاسی آراء' فلاسفیوں کے فلسفے' دانشوروں کی پالیسیاں اور نکتہ وروں کی نکتہ آفرینیاں سب بجا اور درست! لیکن مسلمانوں کی کتابِ ہدٰی قرآنِ مجید کی بیان شدہ انتہائی سادہ اور سہل سی حقیقت ان سب پر فائق ہے کہ:

"وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ".

"غالب تمہی ہوگے' بشرطیکہ تم مومن بن جاؤ!"

پھر یہی قرآنِ مجید یہ اطلاع بھی دے رہا ہے کہ:

"وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ' وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ۔ الاٰية"

(الانفال: ۴۶)

"اور اللہ تعالٰی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو -- باہمی نزاع نہ کرو (ورنہ) بزدل ہوجاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا!"

چنانچہ کون نہیں جانتا کہ آج مسلمانوں کے علاقائی اور عالمی بنیادوں پر باہمی سیاسی نزاع' بلکہ ان کے تمام تر مسائل کا باعث وہ نظامِ حکومت و سیاست ہے جو امریکہ نے ان کے لئے تجویز کر رکھا ہے اور جس کی زلفِ گرہ گیر کے وہ بری طرح اسیر ہیں --- حالانکہ آیتِ قرآنی ان کی بیماری کا جہاں موثر ترین علاج تجویز کررہی ہے' وہاں آسان ترین پرہیز کی نشاندہی بھی کررہی ہے کہ مسلمان نظامِ حکومت سمیت زندگی کے ہر شعبہ حیات میں اغیار کی نقالی ترک کرکے خالصتاً کتاب و سنت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں تو ان کے تمام مسائل سلجھ سکتے ہیں -- اس کے لئے کونسلیں' کمیٹیاں تشکیل دینے' ان کی سفارشات و تجاویز کے انتظار اور

پھر ان پر تبصروں، بحث مباحثہ کی بھی ضرورت نہیں، یہ سب الجھادے ہیں جو انہیں اپنے مرکز سے دور لے جائیں گے اور مسلسل دور رکھے ہوئے ہیں --- بس نیک نیتی سے یہ فیصلہ کر لینے کی ضرورت ہے کہ وہ آئندہ ہر معاملہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمانبردار رہیں گے --- پھر دیکھیں کہ اللہ رب العزت کی طرف سے کیسے انہیں راہنمائی ملتی ہے اور حالات ان کے لئے کس طرح سازگار ہوتے ہیں --- یہ قرآنِ مجید کی آواز ہے، رب کا وعدہ ہے کہ:

"وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ"

(العنکبوت: ۶۹)

"اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم انہیں ضرور اپنے رستے دکھا دیں گے اور اللہ تو نیکوں کے ساتھ ہے!"

وما علينا الا البلاغ المبين!

جامعہ علومِ اثریہ میں شعبۂ تجوید و قرأت کا آغاز

شائقینِ علومِ قرآن کے لیے یہ خبر یقیناً باعثِ مسرت ہو گی کہ بحمد اللہ جامعہ علومِ اثریہ میں شعبہ تجوید و قرات کا آغاز ہو چکا ہے اور اس کے لیے زینت القراء جناب قاری محمد عاصم صاحب لاہوری کے شاگردِ خاص فاضل نوجوان جناب قاری حبیب الرحمان صاحب کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں --- علمِ قرأت و تجوید کے حصول کے خواہشمند فوراً رابطہ کریں!

(حافظ عبد الحمید عامر مدیر جامعہ علومِ اثریہ پوسٹ بکس ۱۱ جہلم)